REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۲۵ شعبان ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۶ امان ۱۳۳۸ ہش ۶ مارچ ۱۹۵۹ء | نمبر ۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

نقرس کی شدید تکلیف اور بخار کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا ارسال کردہ حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

"کراچی ۴ مارچ۔ رات سے حضور کو نقرس کی شدید درد ہے۔ اور ۱۰۱ درجے کا بخار بھی ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری"

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کے متعلق بورنیو سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہ ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں۔ ابھی دمہ کا اثر باقی ہے احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کی مکمل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ وکیل التبشیر

صحابہ کرامؓ فہم و فراست، اطاعت و فرمانبرداری، قربانی و ایثار اور توکل و تقرب کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے

انکی پیروی و اتباع کی برکت سے ہم بھی اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کر کے خدائی انعامات کے وارث بن سکتے ہیں

سیرۃ صحابہؓ کے عظیم الشان جلسے میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۵ مارچ۔ کل نماز مغرب کے بعد مسجد گول بازار میں علماء سلسلہ نے ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب کرتے ہوئے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کبار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مقرب اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ارفع و اعلیٰ شان اور ان کے عظیم الشان کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ یہ سب صحابہ علیٰ قدر مراتب فہم و فراست، عشق و محبت اطاعت و فرمانبرداری، قربانی و ایثار اور توکل و تقرب کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ ان کی پیروی اور اتباع کی برکت سے ہم بھی اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کر کے خدائی انعامات کے وارث بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح خود اپنے نمونے سے آنے والی نسلوں کے لئے ہدایت و راہ نمائی کا سامان مہیا کر سکتے ہیں:۔

یہ عظیم الشان جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ کے زیر اہتمام مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد، مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری اور مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد نے علی الترتیب صدیق اکبر ابن ابی قحافہ حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب اور کارناموں پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ اور آخر میں صدر جلسہ محترم شمس صاحب نے اسلام اور احمدیت کی ان چاروں عظیم الشان ہستیوں کے مقام اور ان کے امتیازی اوصاف کو مجموعی طور پر نہایت احسن پیرائے میں بیان کر کے احباب جماعت کو پورے جذبہ و جوش اور اخلاص و قربانی کے ساتھ خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ اجتماعی طور پر اختتام پذیر ہوا جس میں محترم صدر صاحب کی تحریک پر اللہ تعالیٰ کے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کی گئی:۔

یاد رہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے زیر اہتمام یہ اپنی نوعیت کا دوسرا جلسہ تھا۔ اس سے قبل ۸ فروری کو سیرۃ صحابہ کے موضوع پر پہلا جلسہ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا جس میں علماء سلسلہ نے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضوان اللہ علیہم کی سیرۃ طیبہ پر نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائی تھیں۔

(مفصل آئندہ)

مشرقی افریقہ کے مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقریب

وکالت تبشیر اور طلبہ مشرقی افریقہ کی طرف سے پُرخلوص ایڈریس

ربوہ ۵ مارچ۔ کل بعد نماز عصر وکالت تبشیر کی طرف سے محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مکرم جناب حافظ محمد سلیمان صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کے علاوہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء مشرقی افریقہ نے بھی شرکت کی۔ محترم شیخ صاحب موصوف جو ۲۴ سال تک مشرقی افریقہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں ایک سال ربوہ میں مقیم رہنے کے بعد معہ اہل و عیال دوبارہ واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور جناب حافظ صاحب موصوف آپ کے ہمراہ اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے پہلی مرتبہ عازم مشرقی افریقہ ہو رہے ہیں۔

اس خصوصی تقریب کا آغاز دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مشرقی افریقہ کے ایک طالب علم جناب ابو طالب (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ مارچ

ایک اچھوت لیڈر کا نظریہ

(۲)

جب آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا اس طرح سوسائٹی میں انتشار نہیں پیدا ہو جائے گا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ:۔

"اگر لوگ عقل اور تجربہ کی روشنی میں سوچیں۔ تو اس سے انتشار کیونکر پیدا ہو سکتا ہے سب لوگوں کے اس طرح سوچنے سے ترقی ہو گی۔"

اس کے بعد آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا اس طرزِ فکر پر اصرار آگے چل کر خود ایک عقیدہ نہیں بن جائے گا۔ جس طرح مارکسزم ایک عقیدہ بن چکا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ

"مارکسزم اس لئے عقیدہ بن گیا کہ اس میں مارکس کو اہمیت حاصل ہے۔ بدھ ازم میں کسی کی ذات کو اہمیت حاصل نہیں ہے بدھ کا اصول یہ ہے کہ کہیں پر آدمی رکے نہیں۔ بلکہ عقل کے سہارے برابر آگے بڑھتا ہے اس اصول پر چلنے سے آخر عقیدہ کیسے پیدا ہو جائے گا۔ اور یہ اصول خود عقیدہ کیسے بن جائیگا"

سوال۔ کیا آپ کے خیال میں لوگوں کو اس اصول پر قائم رکھنے کے لئے کسی متعین ضابطہ کی ضرورت ہوگی۔

جواب۔ ضابطہ یہی ہوگا کہ لوگ مسلسل آگے بڑھتے رہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد اسلام کے نمائندے نے عقل کے مسئلہ پر ہتھیار ڈال دیئے۔

سوال۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اسلام کا مدار بھی دلیل اور حجت (Reason) پر ہے۔

جواب:۔ اگر ایسا ہے تو بہت اچھا ہے۔ آپ دلیل (Reason) کو اہمیت دیتے ہیں تو اچھا کرتے ہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ سوامی مذکور دیگر مادہ پرستوں کی طرح خالصۃً عقلیت پرست ہیں۔ اور انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ عقلیت پرستی کے نقطۂ نظر سے کہا ہے۔ اسلام بیشک عقل کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ لیکن وہ اس کو بنیادی اہمیت نہیں دیتا۔ وہ صرف چراغ راہ ہے نہ کہ منزل نما۔

ہم اس مکالمہ میں اسلام کے نمائندہ کی کوتاہی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جیسا کہ مکالمہ کے آخر میں بتایا گیا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے وقت نہیں تھا۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ بجائے ہیر پھیر سے اپنے مطلب تک لانے کی کوشش کے اگر اسلام کا نمائندہ اسلام کی حقیقت پیش کر دیتا۔ اور عقلیت پرستی کی کوتاہیوں کی طرف توجہ دلاتا تو اتنے وقت میں بہت کچھ کہا جا سکتا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ موجودہ مغربی فلسفہ اور سائنسی ترقیوں سے ہم خود بھی کافی حد تک متاثر ہیں۔ چنانچہ خود مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں۔ جو قرآن کریم کا مقصد صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ اس نے عقلیت (Reason) کے زمانہ کا آغاز کیا ہے اور اب عقل (Reason) ہی کے بل پر انسان ترقی کر سکتا ہے۔ اگر مندرجہ بالا مکالمہ میں اسلام کا نمائندہ بھی اسی ذہنیت کا حامل ہے۔ اور اس نے عقل و حجت کو اس معنے میں استعمال کیا ہے۔ تو اس نے ہرگز اسلام کی کوئی نمائندگی نہیں کی۔

بے شک کوئی مذہب اپنی صحیح صورت میں عقل کے خلاف نہیں ہے۔ اور بدھ ازم بھی اسی لحاظ سے عقل کا حامی ہے۔ لیکن نری عقلیت پرستی نہ تو بدھ ازم کی تلقین ہے۔ اور نہ کسی صحیح مذہب کی بنیاد بن سکتی ہے۔ جب تک الہام کی روشنی نہ ہو۔ جو وہ اصل منزل نما ہے۔ انسانی زندگی کے کامل ارتقا میں عقل کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی اخلاقی اقدار پروان چڑھ سکتی ہے۔ اس کی بیّن مثال آج یورپ پیش کر رہا ہے۔

سوامی صاحب سے یہ پوچھا جا سکتا تھا کہ آگے بڑھنے سے ان کا کیا مطلب ہے۔ کیا یورپ عقلیت پرستی سے حقیقی معنوں میں آگے بڑھا ہے۔ کیا اس نے انسانی زندگی کی شاہراہ پر کوئی قدم آگے رکھا ہے۔ یا وہ حیوانیت کی طرف ترقی معکوس کر رہا ہے۔ کیا موجودہ عقلیت پرستی نسلی امتیازات ختم کر سکی ہے۔ یا بائیالوجی کی وجہ سے نسلی امتیازات کو ٹھوس حیثیت دینے میں ممد و معاون بن رہی ہے۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں ہے کہ برہمن جو اپنے آپ کو جسمانی لحاظ سے اعلیٰ ترقی یافتہ خیال کرتا ہے اچھوتوں کو جو اس لحاظ سے اس کی نظر میں پست ہیں دنیا سے بالکل مٹا دینے کی کوشش کرے۔ تاکہ دنیا صرف ترقی یافتہ اجسام والے انسانوں سے آباد ہو جائے۔ عقلیت پرستی کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

(باقی)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاد دہانی

نئے سہ سالہ انتخاب کا اعلان کئی دفعہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر جماعتوں کی طرف سے بہت کم رفتار سے انتخابات موصول ہو رہے ہیں۔ اور جو انتخابات موصول ہو رہے ہیں۔ وہ قواعد کے مطابق موصول نہیں ہو رہے۔ بعض منتخب شدہ احباب کے نام کے سامنے وصیت نمبر درج نہیں ہوتا۔ یا موصی یا غیر موصی کا لفظ لکھا ہوا نہیں ہوتا۔ جس سے کارروائی کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے براہِ مہربانی وصیت کا نمبر یا لفظ موصی یا غیر موصی ضرور درج فرمائیں۔

اس لئے جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات قواعد کے مطابق اور مقررہ میعاد ۳۱/۳/۵۹ تک پہونچ جانے ضروری ہیں۔ امراء ضلع بھی اپنے اپنے حلقہ کی پوری پوری نگرانی فرما دیں۔ کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے۔ جس کا انتخاب ہو کر ۳۱/۳/۵۹ تک دفتر نظارت علیا میں نہ پہونچ جائے۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ہفتہ تحریک وصیت ختم ہو گیا

احباب کرام! ہفتہ تحریک وصیت ۲۸ فروری کو ختم ہو چکا ہے۔ اب نظارت بہشتی مقبرہ اس تحریک کے نتائج معلوم کرنے کی متمنی ہے۔ جن احباب اور خواتین نے اس ہفتہ کے اندر وصیتیں لکھ دی ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر ان کو ہر جہت سے مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ اور اس میں تاخیر نہ کریں۔ اور جنہوں نے وصیت کرنے کا ارادہ کر لیا ہو۔ وہ اپنے ارادے کو جلد تر عملی صورت میں لانے کی کوشش کریں۔ وصیت کرنا اسلام کی اشاعت اور بیوگان اور یتامیٰ کی امداد کرنا ہے۔ اس میں تردد اور تذبذب اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جو املاک و اموال آج کسی کو عطا فرمائے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل کو وہ ان کا وارث رہے گا۔ دنیا پر ایک انقلاب آ رہا ہے۔ شہروں سے لے کر گاؤں تک اس انقلاب سے متاثر ہو رہے ہیں۔ پس وہ احباب جن کا ارادہ وصیت کرنے کا ہے وہ جلدی کر دیں۔ کہ یہ ایسی اعلیٰ درجہ کی نیکی کا کام ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں داخل کر دے گی۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا ان کو حاصل ہو جائے گی۔

۲۰ مارچ تک دفتر میں آ جانے والی وصیتوں کو یہ ترجیح دی جائے گی۔ کہ وہ ہفتہ تحریک وصیت کا نتیجہ سمجھی جائیں گی۔ اور موصیوں کے نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمائندگان مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی طرف سے جو اطلاعات بطور نمائندہ مشاورت انتخاب ہونے کی موصول ہو رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر کے ساتھ یہ تصدیق نہیں ہوتی۔ کہ ان احباب کے نام چندہ بقایا نہیں ہے۔ حالانکہ یہ ایک اہم شرط ہے۔ لہٰذا احباب یہ تصدیق بھی بھجوایا کریں۔ اسی طرح سے باقی اور شرائط کو بھی ملحوظ رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تصحیح مورخہ ۴ مارچ کے ایڈیٹوریل میں ایک جگہ قد افلح المومنون کی بجائے قد افلح المومنین لکھا گیا ہے۔ اور حوالہ تفسیر کبیر جلد ۶ حصہ اول کا ہے نہ کہ تفسیر صغیر کا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں

آسمانی نشانات

(از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کے لئے تیسرا آسمانی نشان جس میں کسی انسانی تدبیر اور اس کے کسی ذاتی منصوبہ کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے چودھویں صدی کا تعین فرما دیا تھا۔ یعنی حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ تو بارھویں یا تیرھویں صدی کے امام ہو سکتے تھے نہ پندرھویں اور سولھویں صدی کے۔ بلکہ وہ صرف چودھویں صدی کے امام وقت مقرر کئے گئے تھے۔

اللہ تعالےٰ کے بے شمار درود و سلام ہوں حضرت فخر رسل سرتاج انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے سعید اور حق کی پیاسی روحوں کی غذا کے لئے چند ایسی معیّن باتیں بیان فرما دیں جن سے نہایت آسانی کے ساتھ حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی جا سکے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

(۱) "اصلاحِ امّت کے لئے ہر صدی کے سر پر مصلحِ دین و مجدّد دوران آیا کریگا" جس کے صاف طور پر یہ معنے تھے کہ

(الف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مجدّدِ دین نہ تو کسی صدی کے درمیان مبعوث کیا جائے گا۔ اور

(ب) نہ ہی کوئی صدی کسی مجدّدِ دین سے خالی جائے گی۔

(۲) "آنے والے مجدّدین میں سے ایک ہمارا "امام مہدیؑ" کہلائے گا۔" جس کے یہی معنے تھے کہ آنے والا "امام مہدی" اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا مصداق قرار دے گا۔

(۳) "امام موعود کے ظہور کے بعد رمضان المبارک میں سورج اور چاند کو معیّنہ تاریخوں میں گرہن ہوگا۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا صرف یہی مفہوم ہو سکتا ہے کہ سچا اور برحق امام موعود وہی ہوگا جس کے دعویٰ کے بعد رمضان المبارک میں سورج و چاند کو مقررہ دنوں میں گرہن لگیگا۔

(۴) "حضرت امام مہدیؑ کی پیدائش تیرھویں صدی کے نصف اوّل سے پہلے نہیں ہو سکتی۔" اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ حضرت امام مہدی تیرھویں صدی میں سن ۱۲۵۰ھ سے پہلے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتے تھے بلکہ اس کے بعد آپ کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ تا چودھویں صدی کا سر آنے تک امام مہدی کی عمر ۴۰ سال تک پہنچ چکی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق ہر مامور و مرسل کی عمر اسے علم و عرفان، وحی و الہام کی دولت سے نواز کر مامور کرتے وقت ۴۰ سال کی ہونا ضروری ہے۔

(۵) حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام چودھویں صدی کے مامور و مرسل اور مصلح دین ہوں گے۔"

فرمانِ نبویؐ

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الآیات بعد المائتین (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۷۱ و حدیث ابن ماجہ جلد مصری صفحہ ۲۶۱) کہ حضرت امام مہدی کے نشانات دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گے۔

مفسرین کا اقرار

اس حدیث کی تشریح مفسرین حدیث نے صاف طور پر یہ کر دی ہے کہ یحتمل ان یکون الامر فی المائتین بعد الالف وھو وقت ظھو المھدی"۔ (حوالہ مذکورہ حاشیہ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو المائتین کا ارشاد فرمایا ہے اس سے مراد ۱۲ سو سال ہے۔ کیونکہ وہی وقت امام مہدی کے ظہور کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان اور مفسرین کی اس تشریح سے صاف عیاں ہے کہ حضرت امام مہدیؑ ۱۲ سو سال سے پیشتر ظاہر ہو ہی نہیں سکتے۔ بلکہ آپ کی پیدائش کے لئے خدا تعالےٰ نے تیرھویں صدی مقرر فرما رکھی ہے۔ اور تیرھویں صدی کے بھی نصف اوّل میں پیدا نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی تیرھویں صدی کے آخری چند سالوں میں پیدا ہو سکتے تھے۔ اور نہ ہی چودھویں صدی کے شروع میں پیدا ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اگر نصف اوّل میں حضرت امام مہدی پیدا ہو جاتے تو چودھویں صدی کا سر آنے سے ۴۰-۵۰ سال پیشتر ہی آپ کی عمر ۴۰ سال کو پہنچ جاتی۔ اور اس طرح آپ چودھویں صدی کے مجدّد ہرگز نہ بن سکتے۔ کیونکہ چودھویں صدی کے مجدّد ہونے کے لئے بھی خدا و رسولؐ کی مقرر کردہ دونوں شرطیں پوری ہونا ضروری ہیں۔ یعنی چودھویں صدی کا سر اور اسوقت ۴۰ سال عمر۔ جب تک آپ میں بھی یہ دونوں شرطیں اکٹھی نہ پائی جائیں آپ ہرگز چودھویں صدی کے امام نہیں ہو سکتے تھے۔ اسی طرح آپ تیرھویں صدی کے آخری چند سالوں میں بھی پیدا نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اگر تیرھویں صدی کے آخری چند سالوں میں پیدا ہوتے تو آپ کی عمر ۴۰ سال تک پہنچنے سے قبل ہی چودھویں صدی کا سر گذر چکا ہوتا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مجدّدِ دین کی بعثت کے لئے صدی کے سر کی شرط لگا رکھی ہے۔

اور اگر آپ تیرھویں صدی گذرنے کے بعد چودھویں کے شروع میں پیدا ہو جاتے تو پھر آپ نہ پندرھویں صدی کے امام بن سکتے تھے نہ چودھویں کے۔ کیونکہ ان کی پیدائش کے وقت چودھویں صدی کا سر گذر چکا ہوتا اور پندرھویں صدی کا سر آنے تک آپ ۷۰-۸۰ یا ۹۰ سال کے ہو کر اس دنیا سے گذر جانے والے ہوتے۔ اور دوسری خرابی یہ واقع ہوتی کہ چودھویں صدی مجدّدِ وقت سے خالی گذر جاتی۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کے بعد ہر صدی کے سر پر کسی نہ کسی مجدّد و امام وقت کی بعثت ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تزکیۂ نفس کے لئے صحبتِ صالحین بہت مفید ہے

فرمایا:- "قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا۔ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے..... اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہیئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیئے جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے۔ تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے"۔ (بدر جلد ۷ نمبر ۴۴ و ۴۵ صفحہ ۹ پرچہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

فرمایا:- "رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں اُس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے"۔

فرمایا:- "جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی۔ تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے ؎

چوں بدولت برسی مست نگردی مردی

(ملفوظات صفحہ ۲۲۳)

ان بیان فرمودہ شرائط کے مطابق امام وقت کا تیرھویں صدی کے درمیان پیدا ہونا اور چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہونا ضروری تھا۔ سو بفضل اللہ العلیم ان شرائط کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مہدویت ہی اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوتے ہیں۔ مبارک وہ جو ان حالات وواقعات پر غور وفکر کرکے آپ پر ایمان لاکر آپ کے نور سے منور ہوں۔ آپ کے علاوہ اب اور کوئی چودھویں صدی کا امام ہو نہیں سکتا۔ اور اگر اب کوئی امام وقت ہونے کا دعوےٰ کرے گا۔ تو اس کی مثال اس خطیب کی ہوگی جو جمعہ کا دن تو غفلت میں گذار دے۔ اور اس کے بعد اتوار یا سوموار کے دن لوگوں کو نماز جمعہ پڑھانے کے لئے بلا رہا ہو۔ یا چودھویں رات کے چاند کا سحری کے وقت طلوع کرنے کا انتظار کر رہا ہو۔

۲۔ نواب صدیق حسن خانصاحب کا فرمان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات دربارہ امام مہدی کی روشنی میں نواب صدیق حسن صاحب نے بھی یہی نتیجہ نکالا ہے۔ کہ تیرھویں صدی کے نصف اول کے بعد آپ کی پیدائش ضروری تھی۔ تاکہ آپ چودھویں صدی کے امام وقت ہو کر خدمت دین کر سکیں چنانچہ آپ نے ۱۳ صدیوں کے مجددین کی نام بنام فہرست تحریر فرمائی۔ چودھویں صدی کے مجدد کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:-

الف۔ بر سر مأۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است۔ اگر ظہور مہدیؑ ونزول عیسےٰ صورت گرفت۔ مجدد ومجتہد باشند۔ (حج الکرامہ صفحہ ۱۳۹)

یعنی چودھویں صدی کا سر آنیکو دس سال باقی ہیں۔ اگر ظہور مہدی وعیسےٰ کا ہو گیا۔ تو وہی مجدد ومجتہد اس چودھویں صدی کے ہوں گے۔

(ب) پس توان گفت کہ دریں دہ سال کہ از مأۃ ثالث عشر باقی است ظہور کنند یا بر سر چہاردہم۔ (حج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

یعنی کہا نہیں جا سکتا کہ تیرھویں صدی میں جو صرف دس سال باقی ہیں۔ انہی میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ یا چودھویں صدی کے سر پر۔

ج۔ اس حساب سے ظہور مہدی کا تیرھویں صدی پر ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی۔ مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر آتی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گذر چکے۔ شاید اللہ تعالےٰ اپنا فضل ورحم وکرم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں (اقتراب الساعہ صفحہ ۲۲۱)

ایک بزرگ کا کشفی اظہار

جس کا ذکر حضرت مسیح موعود تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۲ پر یوں فرماتے ہیں:-

"ایک بزرگ نے مدت دراز سے ایک شعر اپنے کشف کے متعلق شائع کیا ہوا ہے۔ جس کو لاکھوں انسان جانتے ہیں۔ اس کشف میں بھی یہی لکھا ہے کہ مہدی معہود یعنی مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ اور وہ شعر یہ ہے۔

در سن غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود
از پئے مہدی ودجال نشان خواہد بود

اس شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب چودھویں صدی میں سے گیارہ برس گزر جائیں گے۔ تو آسمان پر خسوف کسوف چاند اور سورج کا ہوگا۔ اور وہ مہدی اور دجال کے ظہور ہو جانے کا نشان ہوگا۔ اس شعر میں مؤلف نے دجال کے مقابل پر مسیح نہیں لکھا۔ بلکہ مہدی لکھا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی ہیں"۔

چوتھا ثبوت حافظ برخوردار صاحب کا فرمان ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب انواع میں مہدی کی بجائے عیسےٰ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

تیجے اک ہزار دے گزرے تے سے سال
عیسےٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

یعنی جب سن ہجری سے تیرہ سو سال گذر جائیں گے۔ تو چودھویں صدی کے سر پر عیسےٰ ظاہر ہو جائے گا۔ جو کامل عدالت کرے گا۔ گویا ان کے نزدیک بھی عیسےٰ اور حضرت مہدی ایک ہی شخص ہے وہ چودھویں صدی میں ظاہر ہوں گے

درخواست دُعا

برادرم حمید الدین احمد صاحب انور گذشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں لاہور زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

محمد خورشید
انچارج اڈہ طارق بس ربوہ

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ درج ضرور خوشخط لکھا کریں

نقد ونظر

سکھ مسلم تاریخ

مصنفہ ابو الامان امرتسری (گیانی عباد اللہ صاحب) شائع کردہ ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان کلب روڈ لاہور۔ مطبوعہ پاک پبلشرز پرنٹنگ پریس لاہور۔ تقطیع ۲۲×۱۸ صفحہ ۲۲۲ کاغذ لکھائی چھپائی مطابق دیگر کتب شائع کردہ ادارہ مذکور۔ قیمت صرف ۳/۸/۰ روپے

یہ کتاب مسلمانوں اور سکھوں کی تاریخ کی ایک نہایت اعلیٰ محققانہ پیشکش ہے۔ جس کی بنیاد محض افسانوں پر نہیں بلکہ ٹھوس حقائق پر ہے۔ اور جس میں ایک بات بھی ایسی نہیں لکھی گئی جس کی سند مسلمہ اور مستند حوالوں پر نہ ہو۔ ہندوؤں۔ انگریزوں اور خود بعض نوآموز سکھوں نے سکھ مسلم تعلقات کی تاریخ میں جو دانستہ یا نادانستہ الجھنیں ڈالی ہیں۔ ان کو نہایت دیانتداری سے سلجھایا گیا ہے۔ جس سے وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔ جو سکھوں کو مسلمانوں سے بدظن کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں

چونکہ کتاب ہذا کے مصنف ایک احمدی نوجوان گیانی عباد اللہ صاحب ہیں۔ جن کا قلمی نام ابو الامان امرتسری ہے۔ اس لئے ہم بجائے اپنی رائے ظاہر کرنے کے ایک تبصرے جو رسالہ استقلال مورخہ یکم فروری میں صفحہ ۱۱ پر ڈاکٹر محمد بشارت علی ایم اے پی ایچ ڈی جیسے غیر جانبدار کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ چند اقتباسات ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو تصنیف ہذا اور صاحب تصنیف کی اس مضمون کے متعلق اور تحقیقی قابلیت کو نمایاں کرتے ہیں۔ درج کر دیتے ہیں۔

"یہ کتاب جس کے مصنف ابو الامان صاحب امرتسری ہیں ادارۂ ثقافت اسلامیہ کی جانب سے شائع ہوئی ہے مصنف سے ہم پہلی مرتبہ روشناس ہو رہے ہیں اس سے قبل ان کی کوئی تصنیف ہماری نظر سے نہیں گذری زیر تبصرہ کتاب بلاشبہ ریسرچ کا ایک اعلیٰ نمونہ کہی جا سکتی ہے۔ ریسرچ ہر نتھو خیرے کا کام نہیں۔ اس کے لئے وسعت علمی استقرائی۔ استخراجی۔ ذہانت اور ان سے زیادہ طریقہ تحقیق کے علم سے کامل واقفیت درکار ہے۔ دوسرے اور نظامہائے علم کی طرح تحقیقاتی منہاج (Research methodology) بھی ایک نظام علم ہے ہم کو اس بات کی خوشی ہے کہ صاحب کتاب نے تاریخ کے طریقہ تحقیق سے دستگاہ کلی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ وہ مقصد جس کے پیش نظر صاحب کتاب نے محنت شاقہ برداشت کی ہے۔ وہ نہ صرف علمی حیثیت سے پورا ہو گیا ہے بلکہ ان کی تصنیف جامعہ کے نو عمر محققین تک منزل بن گئی ہے داخلی اور بیرونی شہادتوں اور تاریخی اسناد کے ذریعہ انہوں نے اپنے قضیہ علمی کو ثابت کر دیا ہے۔ تھوڑے بہت اضافہ وترمیم کے ساتھ ان کی کتاب ڈاکٹریٹ کی تحقیقاتی مقالہ کا درجہ رکھتی ہے ..... ہر علم کی مخصوص منہاج تحقیق کے ساتھ اس کی اپنی زبان اور مصطلحات بھی جداگانہ ہوتی ہے۔ یہاں بھی قابل مصنف نے اپنی فطانت اور علمی بصیرت کا ثبوت دیا ہے اسی کے ساتھ سلامت کو بھی ملحوظ رکھا ہے حقیقت کے اظہار میں خود کچھ نہیں کہا بلکہ اگر سوقیانہ اصطلاح استعمال کی جائے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے دوسروں کی زبانی حقائق کو اگلایا ہے۔ جو غلط فہمیاں انگریز مورخین نے پھیلائی تھیں اور جنہیں بعد کے سکھ مورخین نے اپنا کر مسلمان سلاطین کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے ان کو قابل مصنف نے خود ان کی زبانی خوب خوب بے نقاب کیا ہے۔ ان کا یہ اسلوب تحقیق استقرائی تجربی۔ مشاہداتی اور علمیاتی منہاج کی غمازی کرتا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کو خوب نبھایا ہے۔ چونکہ موضوع تحقیق سکھ اور مسلمان ہیں۔ اس لئے زیادہ تر طریقۂ استناد واستنتاج میں قابل مصنف نے۔ دوسروں کی تحریری شہادتوں سے بقدر ضرورت کام لیا ہے ورنہ قدم قدم پر سکھ مورخین اور ان کی مستند دستاویزات سے سارے حوالے پیش کئے ہیں۔ اور انہیں کو حجت قطعی بنا کر سارے نتائج اخذ کئے ہیں مسلمان حکمرانوں کو بدنام کرنے کے لئے جو جعلی روایتیں گھڑی گئی ہیں ان پر خوب محاکمہ کیا ہے ان کی تردید جو جعلی روایتوں کے گھڑنے والوں کی زبانی کرائی ہے . . . .

. . . .

. . . . بہرحال کتاب کا ایک ایک لفظ ایک ایک جملہ اور ہر خیال تحقیقاتی کاوش کا آئینہ دار ہے۔ ہم مجبور ہیں کہ مصنف کو اس کی کاوش تحقیق اور ادارہ کو کتاب کی اشاعت کی بناء پر مبارکباد دیں۔ اور یقیناً یہ اسلام اور اسلامی ثقافت کی بہت بڑی خدمت ہے"

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مجلس انصار اللہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع

پروگرام

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ مجلس انصار اللہ کراچی کو توفیق عطا فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کراچی کے دوران اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرے۔ یہ اجتماع جو پرائیویٹ ہے مورخہ ۷-۸ مارچ ۵۹ء کو دار الصدر کے احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس کا مقصد اراکین مجلس انصار اللہ کی خصوصاً اور دوسرے احباب جماعت کی عموماً تربیت اصلاح رشد و ہدایت کرنا اور صحت کے اصولوں پر کاربند ہونے کے لئے عملی مشق کروانا ہے۔ اس اجتماع میں اراکین مجلس انصار اللہ کراچی کی شمولیت لازمی ہوگی۔ دوسرے احباب جماعت کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے تاکہ وہ بھی مستفید ہو سکیں۔ زعماء حلقہ جات انصار کراچی کی حاضری کے ذمہ دار ہوں گے۔ پروگرام احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے (خادم عبدالحی ورک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی)

۷/۳/۵۹ پہلا دن:- ایک بجے بعد دوپہر سے ۱½ بجے تک - مقام اجتماع کا زعیم اعلیٰ و مجلس عاملہ کی طرف سے معائنہ

۱½ بجے دوپہر تا ۲ بجے دوپہر تک - نماز ظہر و عصر

پہلا اجلاس:- زیر صدارت مکرمی جناب صدر صاحب مرکزیہ ۲ بجے سے ۳ بجے تک تلاوت قرآن پاک حاجی عبدالکریم صاحب عہد نامہ افتتاح سالانہ اجتماع نظم - محمد احمد صاحب انور - رپورٹ کارکردگی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی

۳ بجے سے ۵ بجے تک ورزشی پروگرام

رسہ کشی حلقہ جات - ۱۰۰ گز کی دوڑ - گولہ پھینکنا والی بال وغیرہ اور رکاوٹ کی دوڑ

۵ بجے سے ۵¼ بجے تک - چائے وغیرہ

۵¼ بجے سے ۶ بجے تک - ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۶ بجے سے ۶¾ بجے تک - ذکر حبیب

۶¾ بجے سے ۷¼ بجے تک - نماز مغرب و عشاء۔ ذکر الٰہی - درس حدیث مولوی عبدالمجید صاحب

دوسرا اجلاس:- زیر صدارت جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی

۷¼ بجے سے ۷½ بجے تک تلاوت قرآن کریم - نظم وغیرہ

۷½ بجے سے ۸ بجے تک ذکر حبیب - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب - مولوی قدرت اللہ صاحب - مولوی عبدالواحد خانصاحب

۸ بجے سے ۸½ بجے تک خطاب جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی

۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک کھانا

۸/۳/۵۹ دوسرا دن ۴ بجے صبح تا ۵½ نماز تہجد باجماعت۔

۶ بجے صبح تا ۷ بجے تک نماز فجر، ذکر الٰہی - درس قرآن کریم - مولوی عبدالمالک خانصاحب

۷ بجے سے ۹ بجے تک ناشتہ

پہلا اجلاس

زیر صدارت جناب صدر صاحب مرکزیہ

۹ بجے صبح تا ۹½ بجے تک تلاوت قرآن

عہد نامہ - صدر صاحب یا زعیم اعلیٰ

نظم - محمد احمد صاحب انور

۹½ بجے خطاب و ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۱ بجے سے ۱۲½ بجے تک - مقابلہ دینی معلومات

۱۲½ بجے سے ۱½ بجے تک - کھانا

۱½ بجے سے ۲ بجے بعد دوپہر نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی

۲ بجے سے ۲½ بجے تک - تلاوت قرآن کریم و نظم

۲½ بجے سے ۳½ بجے تک - سوالات و جوابات - مولوی عبدالمالک خانصاحب

بابو اللہ داد صاحب - مرزا عبداللطیف صاحب

۳½ بجے تا ۴ بجے تک ۔ وقفہ

۲۵ رمضان المبارک تک چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے مخلصین کے اسماء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ فروری ۱۹۵۹ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک فرمائی کہ:-

"وقف جدید کے چندہ میں بھی ابھی دس بارہ ہزار روپے کی کمی ہے۔ دوستوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئیے۔ پچھلے سال انہوں نے نسبتاً اچھا کام کیا تھا اگر اس سال بھی انہیں روپیہ مل جائے تو امید ہے کہ اگلے سال وہ اور بھی اچھا کام کر سکیں گے"

اس ارشاد کے پہنچنے کے بعد مخلصین جماعت نے وعدوں اور رقوم کی ترسیل کی رفتار تیز کر دی ہے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے جلد ہی گذشتہ سال کی نسبت وعدوں اور وصولی کی مقدار بہت زیادہ بڑھ جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس طرح وقف جدید کے ماتحت ہونے والا کام زیادہ اعتماد عمدگی اور سرعت سے انجام دیا جا سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۲۵ رمضان المبارک سے پہلے پہلے اپنے وقف جدید کے وعدے سو فیصدی ادا فرمانے کا انتظام فرمائیں۔ کیونکہ ایسے سب مخلصین جو اس تاریخ تک اپنے وعدے پورے کر چکے ہوں گے ان کے نام رمضان المبارک کی اجتماعی دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے

پس آپ میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست سے باہر نہ رہنا چاہئیے۔ عہدیداران حضرات ایسے سب دوستوں کی اسم وار مکمل فہرست دفتر وقف جدید کو روانہ فرمائیں۔ اور اس وقت تک جو رقوم بھجوائی جا چکی ہیں ان کی تفصیل براہ راست دفتر ہذا کو بھجوائیں تا کہ انفرادی کھاتوں میں اندراج درست و مکمل کئے جا سکیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید)

ولادت

میرے رشتہ کے عزیزم شیخ عبداللطیف شرما بی اے کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکے توام عطا فرمائے ہیں۔ ازراہ کرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو بچوں کے نام عبدالحلیم و عبدالرؤف تجویز فرمائے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان نومولود بچوں کی صحت۔ درازیٔ عمر نیک اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ نیز بچوں کی والدہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم شرما محلہ دار الرحمت وسطی - ربوہ

درخواست دعاء

محترم چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے نمایاں کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ ابھی تک ڈاکٹر بیماری کی تشخیص نہیں کر سکے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ محترم چوہدری صاحب موصوف کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

---

۴ بجے سے ۶¾ بجے تک - عصرانہ سفر اور سیر زین شہر

۶¾ بجے سے ۷½ بجے تک - نماز مغرب و عشاء

تیسرا اجلاس

زیر صدارت جناب صدر صاحب مرکزیہ

۷½ بجے سے ۸½ بجے تک - تلاوت قرآن پاک و نظم

تقسیم انعامات - دعا - الوداع

نوٹ:- احباب جو کوئی سوال کرنا چاہیں وہ اپنے سوالات ۳/۵/۵۹ تک جناب مولوی عبدالمالک خانصاحب کو پہنچا دیں

شیخ عبدالحق چیئرمین انتظامیہ بورڈ سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ کراچی

کیا آپ کے ہاں مجلس انصار اللہ قائم ہے؟

مجلس انصار اللہ (جو چالیس سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احمدی احباب پر مشتمل ہے) کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اراکین مجلس اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصۃً دینی مقصد مجالس انصار اللہ کے سامنے ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر اصحاب کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی گزارش ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرماویں اور ان میں سے کسی دوست کو بطور زعیم انتخاب کروا کے اپنی گرانقدر رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت انسپکٹران انجمنہائے امداد باہمی

اسامیاں ۴۲۔ تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۳۰۰ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ بی اے اکنامکس یا بی ایس سی زراعت یا بی کام۔ عرصہ ٹریننگ ۱۵ ماہ۔ وظیفہ دوران ٹریننگ -/۱۰۰۔ درخواستیں بمعہ ضروری کوائف و مصدقہ نقول سندات $\frac{3}{59}$ ۔ بنام جائنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ویسٹ پاکستان ۱۵۔ مال روڈ لاہور۔ (پ۔ٹ $\frac{2}{59}$ ۱۹)

(ناظر تعلیم)

وقف جدید کے وعدے اور ایک ضروری گذارش

احباب جماعت کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ وعدہ جات وقف جدید لکھواتے وقت یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ جس جماعت میں انہوں نے وعدہ دیا ہے ادائیگی کے وقت اس کا حوالہ ضرور دیں کہ یہ وعدہ فلاں جگہ سے بھیجا گیا تھا۔

نیز بعض دوست ایک جماعت میں وعدہ دینے کے بعد دوسری جگہوں سے بھی اپنا وعدہ بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح دفتر کو شمار کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

براہ کرم ان امور کا خیال فرماویں۔ تا حسابات میں گڑبڑ کو حتی الامکان رفع کیا جاسکے۔

لجنات کے وعدوں میں بھی ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بعض فہرستوں میں نام کے ساتھ نسبت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے مثلاً فلاں زوجہ فلاں یا بنت فلاں ـــــ لیکن بعض فہرستوں میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا ـــــ حالانکہ نسبت کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ وعدہ لکھواتے وقت نیز ادائیگی کے وقت اپنی پہچان کے لئے نسبت کا اظہار نہایت ضروری ہے۔

قائم مقام انچارج دفتر وقف جدید
ربوہ

حیدرآباد ڈویژن کے ترقیاتی میلہ میں بشیرآباد فارم کی نمایاں کامیابی

۱۹ تا ۲۴ فروری ضلع حیدرآباد کے مشہور قصبہ ٹنڈو اللہ یار میں ویلج ایڈ ڈیپارٹمنٹ کے تحت حیدرآباد ڈویژن کا ایک ترقیاتی میلہ منعقد ہوا جس کا افتتاح مغربی پاکستان کے گورنر جناب اختر حسین نے کیا۔ اس میلہ میں جہاں ڈویژن بھر کے ہزارہا افراد نے شامل ہو کر میلہ کی رونق کو دوبالا کیا وہاں بشیرآباد فارم نے بھی محکمہ دیہات سدھار سے تعاون کرتے ہوئے ایک سٹال لگایا جس میں فارم میں پیدا ہونے والی زرعی اور دیگر اشیاء کو نمائش کے لئے ترتیب دیا۔ اس سٹال پر گندم کے خوشے۔ مکی کے بھٹے۔ کماد کے گٹھے۔ کھانڈ۔ گڑ۔ ہلدی۔ مرچ۔ لہسن۔ ٹماٹر۔ پیاز۔ پپیتا۔ کیلا مرغ اور انڈوں کو ایسے انداز اور ترتیب سے سجایا گیا تھا کہ میلہ میں شامل ہونے والے ہر کسی کے قدم بے اختیار رک رک جاتے حتیٰ کہ خود جناب گورنر صاحب نے افتتاح کے روز خاص طور پر اس سٹال کی ایک ایک چیز کا بغور معائنہ فرمایا اور ان کے متعلق تعریفی الفاظ استعمال فرمائے میلہ میں بہترین مصنوعات اور زرعی اشیاء کے لئے متعدد انعامات مقرر کئے گئے تھے اور اس کے لئے ایک ججز کمیٹی تشکیل کی گئی تھی جس میں محکمہ ایگریکلچر کے بعض افسران اور ڈویژن کے بڑے بڑے سندھی وڈیرے شامل تھے۔ ان ججز کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ہمارے فارم کی مندرجہ ذیل اشیاء انعام کی حقدار قرار پائیں۔ پیاز اول مرغ اول مکی دیسی دوئم۔ کیلا دوئم۔ مرغ دوئم۔ انڈے دوئم۔ گڑ سوئم۔ گنا سوئم۔ امریکن مکی سوئم۔ پپیتا پانچواں انعام۔ سوائے مرغ اور انڈوں کے جن کا نقدی کی صورت میں انعام تھا بقیہ اشیاء کے لئے کپ بطور انعام ملے۔

اس میلہ میں دیگر تفریحات اور کھیلوں کے مقابلوں کے علاوہ چاند تارا کلب کے ممبران کے درمیان تقریری مقابلہ کا انعام بھی مقرر کیا گیا تھا۔ جس میں ہمارے فارم کے سکول کی طرف سے جماعت چہارم کے طالب علم عبدالرشید بھٹی شامل ہوئے۔ اور سارے ڈویژن میں چوتھی پوزیشن حاصل کر کے کپ بطور انعام حاصل کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی متوقع تشریف آوری کے سلسلہ میں تیاری کی وجہ سے ہم کماحقہ اس میلہ کی طرف توجہ نہیں دے سکے۔ جس کی وجہ سے کھیلوں میں وہ متوقع انعامات حاصل نہ کر سکے۔ جس کے لئے ہم نے بطور خاص تیاری کی ہوئی تھی پھر بھی باوجود مشکلات اور مجبوریوں کے مجموعی طور پر ہمارے فارم نے بارہ انعامات حاصل کئے۔ جس کی وجہ سے ڈویژن میں زرعی لحاظ سے ہمارے فارم کو ایک بلند مقام پر تصور کیا جانے لگا ہے۔ رسم تقسیم انعامات کے بعد ہی وہاں پر موجود اکثر زمینداروں نے ان اشیاء کے بیجوں کے متعلق استفسار کرنا شروع کر دیا ہے کہ کیا یہ بیج کاشت کے لئے مل سکتے ہیں تاکہ وہ بھی آئندہ مقابلہ میں شامل ہو سکیں۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان انعامات کو ہمارے لئے آئندہ اعلیٰ انعامات کا پیش خیمہ بنائے۔

فضل احمد منیجر و پریذیڈنٹ ویلج ایڈ کونسل بشیرآباد فارم۔ ضلع حیدرآباد۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک دوست بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں

(خاکسار مرزا مجیب اللہ راولپنڈی)

۲۔ میرے ماموں جان تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں

(مفضل احمد ڈگری گھمناں۔ حال شادباغ ـــ لاہور)

۳۔ میں اور میرا خاندان بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ میری صحت پر بھی اس کا خاص اثر ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم یہ پریشانیاں دور فرمائے۔ اور صحت دے

(خاکسار ایم عطا محمد احمدی از قصور)

۴۔ میرے والد شیخ فضل حسین صاحب تین دن سے بوجہ درد گردہ بیمار ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (امینہ بیگم بنت شیخ فضل حسین ربوہ)

دیانت اور محنت سے کام کر کے قوم کا وقار بلند کیجئے

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کی اپیل

چاٹگام ۵ مارچ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ پرسوں یہاں پہنچے اور تمام دن بہت معروف رہے۔

دونوں وزیروں نے سرکاری حکام ایوان تجارت۔ صنعت کاروں۔ تاجروں اور ممتاز شہریوں کو خطاب کیا۔ سرکٹ ہاؤس میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا کہ دوسرے ملکوں کی نظروں میں پاکستان کا وقار بہت بلند ہوگیا ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں کے افراد کو چاہیئے کہ دیانت داری اور محنت سے کام کر کے قوم کا وقار اور زیادہ بلند کرنے کے کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

بیرونی ملکوں میں پاکستان کے سفارتی نمائندوں میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا کہ رد و بدل کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ اہل افراد کو مقرر کیا جائے۔ اس میں کسی سیاست کا کوئی دخل نہیں ہے۔ بیرونی ملکوں میں پاکستان کی پبلسٹی کا کام تیز تر کرنے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ حکومت اس سلسلہ میں ضروری اقدامات پر غور کر رہی ہے۔

مشرقی پاکستان کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا میں نے مشرقی پاکستان کو بہت پسند کیا ہے۔ اور اس بات کی زبردست خواہش پائی ہے کہ عوام قومی تعمیر کے کاموں میں حصہ لیں۔ صوبے کے عوام نے ہمارا استقبال بہت کھلے دل سے کیا ہے۔ اور میں انہیں بہت زیادہ پسند کرنے لگا ہوں۔

وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ نے شام کو سرکٹ ہاؤس میں تین سو سے زائد سرکاری افسروں سے خطاب کیا اور انہیں سوالات کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا۔ ہم بڑی صاف گوئی سے کام لے کر آپ کے سوالات کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہماری یہ خواہش ہرگز نہیں ہے کہ ہم آپ پر کوئی چیز مسلط کر دیں

امریکہ میں پاکستان کی ناکافی پبلسٹی سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا "بیرونی ملکوں میں پروپیگنڈا بڑی اہمیت رکھتا ہے جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے سفیر کی تبدیلی کے بعد اس کی رفتار تیز کر دی جائے گی۔

خارجہ پالیسی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی مفصل وضاحت کی اور کہا کہ خارجہ پالیسی کا دارومدار ملک کی داخلی طاقت پر ہے بہت سے ملکوں کو اپنی بقا کے لئے حلیفوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر ملک ایسے دوست بناتا ہے، جو ان کے لئے موزوں ہوں اور جن پر اعتماد کیا جا سکتا ہو۔ آپ نے کہا کہ ہمیں اپنی خارجہ پالیسی کے متعلق بہت زیادہ سوچنے کی بجائے داخلی پالیسی کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ جب آپ اپنے ملک کے اندر حالات ٹھیک کر لیں گے تو ایک اچھی خارجہ پالیسی آپ سے آپ بن جائے گی مسٹر منظور قادر نے مزید کہا۔ چار مہینے کے اندر حالات بہت سدھر گئے ہیں۔

بنیادی حقوق کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا "اپنے بنیادی حقوق کی حفاظت صرف آپ کر سکتے ہیں"۔

مبلغینِ مشرقی افریقہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

نے کی۔ بعد ازاں مشرقی افریقہ کے ایک اور طالبعلم جناب احمد قادری صاحب نے مشرقی افریقہ کے جملہ طلبہ کی طرف سے انگریزی میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے محترم شیخ صاحب موصوف کے تبلیغی کارناموں پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں بالخصوص آپ کے سواحیلی ترجمۂ قرآن مجید کا اور وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت کا ذکر کیا اور اس امر پر زور دیا کہ آپ کے تبلیغی کارناموں کی وجہ سے مشرقی افریقہ ہمیشہ آپ کا زیر بار احسان رہیگا

بعد ازاں وکالتِ تبشیر کی طرف سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے ہر دو مبلغین اسلام کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے انہیں پُرخلوص طریق پر الوداع کہا۔ محترم شیخ صاحب موصوف اور مکرم حافظ صاحب نے اپنی جوابی تقریروں میں وکالتِ تبشیر اور مشرقی افریقہ کے طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق خدمت اسلام کی توفیق سے نوازے اور پھر ان کی کوششوں میں خود ہی اپنے فضل سے برکت ڈالے۔ محترم شیخ صاحب موصوف نے بالخصوص دونوں ایڈریسوں میں بیان کردہ تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ گزشتہ چوبیس سال میں مشرقی افریقہ میں اسلام کی ترقی کے جو سامان بھی ہوئے ہیں ان کا سہرا تمام تر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سر ہے۔ یہ حضور ایدہ اللہ کی توجہ نگرانی اور قدم قدم پر رہنمائی کا ہی نتیجہ ہے کہ مشرقی افریقہ میں حضور کے خدام کو کچھ کام کرنے کی توفیق ملی ہے اور پھر خدا کے فضل اور حضور کے وجود کی برکت سے اس کے وہ نتائج ظاہر ہوئے ہیں جن کی طرف آج کے ایڈریسوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ خدا نے خود دنیا میں غلبۂ اسلام کو حضور کی ذات سے وابستہ فرمایا ہے اور وہ اپنے اس وعدے کو پورا کر کے حضور کی صداقت کو دنیا پر آشکار کر رہا ہے اس میں میری یا اور کسی کی کوششوں کا دخل نہیں۔

آخر میں صدر مجلس محترم شمس صاحب نے اپنے ذاتی تجارب کی بنا پر میدانِ تبلیغ میں کامیابی سے متعلق بیش قیمت نصائح فرمائیں اور اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کی کامل پیروی و اطاعت اور قرآنی علوم کی اشاعت پر زور دیا اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر کا بغور مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

مسجد محمود ربوہ میں جلسہ

مورخہ ۶ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب "مسجد محمود" ربوہ میں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ لیکھرام کی یاد تازہ کرنے کے لئے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ بعض طلباء جامعہ کے علاوہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ بھی اس میں تقریر کریں گے۔ مقامی احباب سے درخواست ہے کہ بکثرت تشریف لا کر جلسے کی رونق بڑھائیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس علمی۔ ربوہ